عصر حاضر میں تعلیمات نبویؐ کی ضرورت واہمیت

ڈاکٹر صباح اسماعیل ندوی

کیا عصر حاضر کو سورج اور چاند کی ضرورت نہیں ہے؟ کیا عصر حاضر کو بادل، بجلی اور بارش کی ضرورت نہیں ہے؟ کیا عصر حاضر کو ہوا، پانی، آگ، آکسیجن، ہائیڈروجن اور نائٹروجن کی ضرورت نہیں ہے؟ کیا عصر حاضر کو زمین، سمندر، دریا، آبشار، پہاڑ، کھیتی اور درخت کی ضرورت نہیں ہے؟ ہے اور یقیناً ہے بلکہ پہلے سے زیادہ ہے کہ اس میں انسانوں کی تعداد بھی بہت زیادہ اور انسانوں کے حوائج وضروریات بھی بے اندازہ وبے شمار ہو چکے ہیں۔ تو بلاشبہ اس کو تعلیمات نبوی ﷺ کی بھی ضرورت ہے بلکہ پہلے سے بہت زیادہ ضرورت ہے۔

جہاں تک بات سورج اور چاند کی ہے، بادل، بجلی اور بارش کی ہے۔ ہوا، پانی اور گیس کی ہے اور خشکی وتری کی ہے تو یہ بنیادی طور پر انسانوں کی جسمانی ضرورتوں کو تو پورا کرتے ہیں مگر اس کی روحانی اور انسانی ضرورتوں کو پوری طرح تشفی نہیں بخشتے، جبکہ انسان صرف جسم نہیں، روح اور جسم دونوں کا مجموعہ ہے۔ اور تو اور روح کی حیثیت بنیادی اور جسم کی حیثیت ثانوی ہے۔ اگر روح مسرور ومطمئن نہیں ہے تو دنیا کی ساری رنگینیاں اور رعنائیاں بے کار ہیں، اور اگر روح شاداں وفرحاں ہے تو انسان کے لئے صرف صحرا ہی گلزار کی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ نار نمرود میں بھی اس کی روح محفوظ رہتی ہے اور اس کا جسد خاکی بھی صحیح وسلامت بچ جاتا ہے اور روح کی تشفی کا سامان روح کے مالک اور ملاء اعلیٰ کی جانب سے نازل ہوتا ہے۔ اور یہ وہی سامان ہے جسے ہم تعلیمات انبیاء کے نام سے جانتے ہیں اور جو اپنی قطعی وآخری شکل میں نبی آخرالزماں، رحمت کل جہاں حضرت محمد ﷺ پر نازل ہو کر انسانی دنیا کے لئے تمام ہو چکی ہیں۔ اس طرح یہ بات بہت آسانی اور وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ تعلیمات نبوی ﷺ کی ضرورت صرف چھٹی صدی عیسوی کو نہیں تھی بلکہ اس کے بعد کے ادوار کو بھی تھی، موجودہ دور کو بھی ہے اور بلاشبہ آئندہ ادوار کو بھی رہے گی۔

تعلیمات نبوی ﷺ یعنی وہ ہدایتیں اور نصیحتیں جو انسانوں کو انسانوں کے خالق ومالک کی طرف سے ملی ہیں اور جن میں انہیں یہ سکھایا گیا ہے کہ وہ اپنے لئے تسخیر شدہ شمس وقمر اور ان کے فوائد کو کیسے استعمال میں لائیں، ہوا، پانی، گیس سے کس طرح فائدہ اٹھائیں، خشکی وتری کے خزانوں سے کیسے استفادہ کریں اور مٹی کو سونا، پتھر کو ہیرا اور دنیا کو جنت کیسے بنائیں۔ کیسے اچھے باپ، بھائی، بیٹے اور شوہر بنیں اور کیسے اچھی ماں، بہن، بیٹی اور بیوی بنیں۔ کس طرح بڑوں کی شفقتوں اور چھوٹوں کی عزتوں کے حقدار بنیں۔ کس طرح انسانوں کی برتری جانوروں پر بھی ثابت کریں اور جنات وملائکہ کو بھی بتائیں کہ وہی اشرف المخلوقات، خلیفۃ اللہ فی الارض اور مسجود ملائکہ ہیں اور دنیا کے اندر جو کچھ بھی ہے وہ سب انہی کو فائدہ وآرام پہنچانے کے لئے ہے۔ اور یہ ساری تعلیمات قرآن وحدیث کی شکل میں انسانوں کے پاس موجود ہیں۔

مگر افسوس! صد افسوس!! آج دنیا نے ان تعلیمات کو پس پشت ڈال رکھا ہے اور نتیجہ ظاہر ہے کہ آج دنیا والوں کے پاس بہت کچھ ہے مگر کچھ بھی نہیں ہے۔ آج ان اشیاء کی بھر مار ضرور ہے جنہیں آرام دہ اور سکون بخش کہا جاتا ہے مگر آرام کہیں بھی نہیں ہے۔ آج کولر سے لے کر ایئر کنڈیشنڈ تک ایسی بہت ساری چیزیں انسانوں کے پاس موجود ہیں جو اس کو ٹھنڈک پہنچانے کی کوششیں کرتی رہتی ہیں مگر انسان ہے کہ اس کے اندر کی آگ اس کو ٹھنڈا ہونے ہی نہیں دیتی۔ آج دوڑنے کے لئے موٹر کار، ریل اور ہوائی جہاز جیسی تیز رفتار سواریاں ضرور ہیں مگر وہ اپنی منزل کھو چکا ہے۔ آج ہر انسان بے تحاشا بھاگ رہا ہے مگر اسے یہ بالکل نہیں معلوم کہ اسے جانا کہاں ہے۔ آج ہر وہ آدمی جو بہت سادگی کے ساتھ انسان اور زندگی کی حقیقتوں پر نظر ڈالتا ہے، یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ آج کے انسانوں کو اپنے علوم وفنون کی ترقی کا غرور و گھمنڈ تو بہت ہے مگر اسے یہ ذرا بھی پتہ نہیں ہے کہ وہ کون ہے؟ کیوں ہے؟ کہاں سے آیا ہے اور کہاں جانے والا ہے؟ اس کا آغاز کیا ہے اور اس کا انجام کیا ہے؟

یہ باتیں ہمیں تعلیمات نبویﷺ کے ذریعے معلوم ہوتی ہیں کہ ہم کون ہیں، کیوں ہیں اور ہماری ابتدا وانتہا کیا ہے۔ ٹھنڈی ہوائیں کس طرح روح کی گہرائیوں تک کو سرشار و شاداب کر دیتی ہیں، خوشنما اور خوشبودار پھل کس طرح آنکھوں اور سانسوں سے اتر کر مشام جاں تک کو معطر و منور کر دیتی ہیں اور چڑیوں کی میٹھی و سریلی چہچہاہٹیں کس طرح کانوں میں رس گھول کر زندگی کو رسیلا بنا دیتی ہیں۔ یہ گر تو ہم اسکے پورے جمال و کمال کے ساتھ بس تعلیمات نبویﷺ ہی کے ذریعے سیکھ سکتے ہیں۔ ان تعلیمات نبویﷺ کے ذریعے جن کے اندر انسانوں کو دنیا پر حکمرانی کے آداب بھی بتائے گئے ہیں اور قیلولہ و چہل قدمی تک زندگی گزارنے کے دیگر چھوٹے چھوٹے قاعدے بھی سکھائے گئے ہیں۔

تعلیمات نبویﷺ جو انسانوں کو زندگی گزارنے کا آسان ترین اور مناسب ترین راستہ دکھاتی ہیں، ان کی ضرورت و اہمیت یوں تو ہر دور میں مسلّم تھیں مگر عصر حاضر میں ان کی ضرورت و اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ شدید ہے۔ کل اگر دنیا میں انسانوں کی آبادی لاکھوں اور کروڑوں میں تھی اور ان میں برے لوگوں کی تعداد دس سے بیس فیصدی تھی تو آج انسانوں کی آبادی اربوں اور کھربوں میں ہے اور ان میں اچھے لوگوں کی تعداد دس سے بیس فیصدی تک بھی نہیں ہے۔ کل اگر چور، ڈاکو، زانی، شرابی اور بے ایمان ہزاروں کی تعداد میں تھے تو آج اربوں کی تعداد میں ہیں۔

یہ دنیا اگر تعلیمات نبویﷺ کے سایے میں پناہ لے لے تو اس کی ڈھیر ساری پریشانیاں پلک جھپکتے میں ختم ہو جائیں گی۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو اور جلد سے جلد ہو!